سلسلۃ الذہب (۲)

حدیثِ یا محمد (ﷺ) کے صحیح ہونے کا بیان

امام شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی موصلی حنفی (۳۰۷ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ:

"وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ [أَحَدٌ][(١)]، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ ـ"

ترجمہ: رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ: اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں ابو القاسم {محمد ﷺ} کی جان ہے، ضرور بر ضرور عیسی بن مریم {علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام} انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حاکم بن کر نازل ہوں گے، پس وہ صلیب کو توڑیں گے، اور سور کو قتل کریں گے، اور دشمنوں کے درمیاں صلح کریں گے، اور حسد کو ختم کریں گے، اور آپ پر مال پیش کیا جائے گا تو آپ قبول نہ کریں گے، پھر آپ میری قبر پر کھڑے ہو کر عرض کریں کہ: یا محمد {ﷺ}، تو میں ضرور جواب دوں گا۔ (یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

مسند أبي يعلى، ج: ١١، ص: ٤٦٢، رقم الحديث: ٦٥٨٤، ت: حسين سليم أسد ط: دار المأمون للتراث — دمشق، قال حسنين سليم أسد: اسناده صحيح۔

مسند أبي يعلي، ج: ٦، ص: ١٠٠، ر: ٦٥٥٣، ط: دار القبلة للثقافة الإسلامية جده، مؤسسة علوم القرآن بيروت۔

مسند أبي يعلي، ص: ١١٤٩، ر: ٦٥٧٧، ط: دار المعرفة، بيروت۔

(۱)۔ اس مقام پر لفظ "احد" "اتحاف الخیرۃ المہرۃ" "المقصد العلی" تاریخ بغدار اور مجمع الزوائد میں موجود ہے۔ لگتا ہے کہ یہ لفظ اس جگہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

راویوں کا بیان

ابو ہریرۃ

سعید مقبری (صحیح الحدیث من رجال البخاری و مسلم)

سعید بن ابی سعید اور اس کا نام کیسان مقبری ہے، ابو سعد مدنی۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ: آپ کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ عثمان بن سعید دارمی نے فرمایا کہ: میں نے یحیٰی بن معین سے "علاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ" کے بارے میں پوچھا کہ ان کی حدیث کیسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ: ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں، پھر میں نے کہا کہ: آپ کو وہ زیادہ پسند ہے یا سعید مقبری؟ تو آپ نے فرمایا کہ: سعید اس سے زیادہ ثقہ ہے اور علاء (اس کے مقابلہ میں) ضعیف ہے۔ (امام) علی بن مدینی، (امام) محمد بن سعد، (امام) احمد بن عبد اللہ عجلی، (امام) ابو زرعہ، (امام) نسائی، (امام) عبد الرحمٰن بن یوسف حراش فرماتے ہیں کہ: آپ ثقہ ہیں، ابن حراش نے یہ بھی کہا کہ: آپ جلیل ہیں، آپ

سے روایت کرنے والوں میں سے لیث بن سعد اثبت ہیں۔(امام) ابو حاتم نے فرمایا کہ: آپ صدوق ہیں۔(امام) واقدی نے فرمایا کہ: آپ بوڑھے ہو گئے تھے حتی کہ موت سے چار سال قبل آپ کو اختلاط واقع ہوا۔

(امام) ابواحمد بن عدی فرماتے ہیں کہ: میں نے سعید مقبری کو (ثقہ ہونے کے بوجود "الکامل فی الضعفاء" میں) اس لئے ذکر کیا ہے کہ: (امام) شعبہ فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث (امام) سعید نے بڑھاپے کے بعد روایت بیان کی،" مجھے امید ہے کہ: سعید اہل صدق میں سے ہے، اور لوگوں نے آپ کو قبول کیا ہے، اور ائمہ اور ثقات لوگوں نے آپ سے روایت لی ہے۔ اور ہر ایک نے صرف خیر کے ساتھ ہی کلام کیا ہے۔

(المزی، الإمام الحافظ جمال الدين أبو الحجاج يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، القضاعي الكلبي المزي الشافعي (المتوفى:742هـ)، تهذيب الكمال في أسماء الرجال، مؤسسة الرسالة—بيروت، الطبعة: الأولى، ۱۴۰۰ حرف: السين، ج:۱۰، ص:۴۶۶-۴۷۳، الترجمة:۲۲۸۴)

آپ ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں۔ آپ کی ہر حدیث پر حکم صحت ہے۔ یہ جمہور کا مذہب ہے۔ یہ ہی مختار ہے۔ امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام ابو حاتم کے نزدیک حسن الحدیث ہیں۔ آپ کو آخری عمر میں اختلاط واقع ہوا مگر کسی بھی محدث نے بغیر تصریح کے اس اختلاط میں آپ سے روایت نہیں لی۔ آپ کی احادیث میں کوئی بھی حدیث منکر نہیں۔ اسی لئے کتب صحاح وغیرہم کے مصنفین مثل بخاری، مسلم، ابو عوانہ، ابن خزیمہ، امام حاکم، طوسی، ابن حبان، دارمی نے آپ کی حدیث کو اپنی کتب میں درج کیا۔ ابو ہریرہ سے سماعت اور عدم سماعت میں اختلاف ہے، صحیح قول سماعت کا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ سے آپ نے سماعت نہیں کی، اس لئے جو حدیث ان سے روایت کریں گے وہ مرسل ہو گی۔ مرسل جمہور کے نزدیک صحیح حدیث ہے۔

ابو صخر (صحیح الحدیث من رجال مسلم)

((بخ م دت عس ق)) حمید بن زیاد، آپ نے سہل بن سعد کو دیکھا۔ (امام) احمد فرماتے ہیں کہ: آپ کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ اور (امام) عثمان دارمی (امام) یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ اور اسحاق بن منصور اور ابن ابی مریم (امام) یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ضعیف تھے۔ اور اسی طرح (امام) نسائی نے فرمایا۔ (امام) دارقطنی فرماتے ہیں کہ: آپ ثقہ ہیں۔ اور (امام) ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا۔

تهذيب التهذيب لابن حجر شافعي، حرف الحاء، ج:۱، ص:۴۹۵، مؤسسة الرسالة، بيروت—لبنان بدون سنة الطبعة

آپ ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں۔ یہ مراتب التعدیل کا تیسرا مرتبہ ہیں جیسا کہ امام دارقطنی وغیرہ نے فرمایا، مگر امام احمد، امام یحییٰ بن معین، امام ذہبی اور امام ابن شاہین وغیرہم نے آپ کو مرتبہ رابعہ میں رکھا۔ آپ مسلم کے رجال میں سے ہیں۔

ابن وہب (صحیح الحدیث من رجال البخاری و مسلم)

امام ذہبی فرماتے ہیں:

عبد اللہ بن وہب بن مسلم فہری مولاہم (من رجال الستہ)، آپ امام شیخ الاسلام ابو محمد فہری مولاہم مصری حافظ ہیں۔ آپ ۱۲۴ھ کو پیدا ہوئے۔ امام ابواحمد بن عدی فرماتے ہیں کہ: آپ ثقات میں سے ہیں، آپ کی کوئی بھی حدیث منکر نہیں ہے جب کے آپ سے روایت کرنے والا ثقہ ہو۔ آپ کی وفات شعبان ۱۹۷ھ میں ہوئی۔

سير أعلام النبلاء، ج:۹، ص:۲۲۳-۲۳۴، الطبقة:۹، الترجمة:۶۳، مؤسسة الرسالة، بيروت—لبنان، الطبعة الأولى، ۱۴۰۳ھ—۱۹۸۳م ملخصا

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ:

آپ فقیہ ثقہ حافظ عابد ہیں۔

تقريب التهذيب، حرف العين ج:۲، ص:۲۸۴، الترجمة:۳۶۹۴، مؤسسة الرسالة، بيروت—لبنان، الطبعة الأولى، ۱۴۱۷ھ۔

خلاصہ کلام: آپ ثقہ، صحیح الحدیث اور مراتب التعدیل میں سے تیسرے مرتبہ میں ہیں۔امام ذہبی اور امام عسقلانی نے آپ کو دوسرے مرتبہ میں رکھا۔آپ کی تمام احادیث معروفہ، غیر منکرہ ہیں۔اصحاب صحاح ستہ نے آپ کی روایت کو اپنی کتب میں درج کیا۔کتبِ ضعفاء میں آپ کے ترجمہ کو ذکر نہیں کیا گیا سواء الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، لکن امام ابن عدی نے بھی آپ کو ثقات اور اَجِلّہ میں سے قرار دیا۔

احمد بن عیسی (صحیح الحدیث من رجال البخاری و مسلم)

امام ذہبی آپ کے بارے فرماتے ہیں:

آپ ثقہ حجت ہیں، بخاری اور مسلم نے آپ سے حدیث نقل کی ہے، پس یحییٰ بن معین کے اس قول کی طرف توجہ نہیں کی جائے کہ: "یہ کذاب ہے" اور اسی طرح امام ابو زرعہ نے اشارہ کیا۔

الرواة الثقات المتكلم فيهم بما لا يوجب ردهم، ص:۵۳، الترجمة: ۱۱، دار البشائر الإسلامية- بيروت—لبنان، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۲ھ۔

ابن حبان نے ((الثقات)) میں، پھر قاسم بن قطلوبغا نے ((الثقات من لم یقع فی الکتب الستۃ)) میں فرمایا کہ آپ متقن تھے۔

الثقات لابن حبان، الطبقة: مِمَّنْ روى عَن أَتبَاع التَّابِعين، حرف الألف، ج:۸، ص:۱۵، الترجمة: ۱۲۰۲۰، دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن، الهند، الطبعة: الأولى، ۱۳۹۳ھ۔

الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة لقاسم ابن قُطْلُوْبَغَا، الحنفي، حرف الألف، ج:۱، ص:۴۵۵، الترجمة: ۵۲۹، مركز النعمان للبحوث و الدراسات الإسلامية و تحقيق التراث و الترجمة صنعاء، اليمن، الطبعة: الأولى، ۱۴۳۲ھ۔

اقول: آپ ثقہ، صحیح الحدیث اور مراتب التعدیل میں سے تیسرے مرتبہ میں ہیں۔امام بخاری اور امام مسلم نے آپ کی روایت کو اپنی کتب میں درج کیا۔امام نسائی، امام ابن حبان، امام ذہبی، امام قاسم بن قطلوبغا حنفی، امام علاء الدین مغلطای حنفی، ابو جعفر نحاس اور امام ابن حجر عسقلانی نے آپ کی تعدیل و توثیق کی، بعض نے صحیح الحدیث اور بعض نے حسن الحدیث قرار دیا۔امام حاکم نے آپ کی روایت پر حکمِ صحت لگایا جس کو امام ذہبی نے برقرار رکھا۔آپ پر امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم اور امام ابو زرعہ نے جرح مبہم کی، جو اختلاف کے وقت معتبر نہیں۔

امام ابو یعلی موصلی (حجۃ الحدیث):

امام ابو یعلی خلیلی (۴۴۶ھ) علیہ الرحمۃ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

آپ ثقہ، متفق علیہ، ((مسند)) اور ((معجم)) کے مصنف ہیں۔حفاظ آپ سے راضی ہیں اور آپ کی حدیث کو اپنی صحیح کتاب (وہ کتاب جس میں مصنف نے صحت کا التزام کیا ہو) میں داخل کیا، (ان محدثین میں سے) ابو بکر اسماعیلی، ابو علی نیسابوری، ابن عدی، ابو منصور قزوینی، اور ابن مقری اصبہانی ہیں۔

الإرشاد في معرفة علماء الحديث، ج:۲، ص:۶۲۰، ۶۱۹، مكتبة الرشد—الرياض، الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹۔

امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) علیہ الرحمۃ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ابو یعلی: امام حافظ شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی محدثِ موصل اور صاحبِ مسند و معجم۔ آپ ۳ شوال، ۲۱۰ھ میں پیدا ہوے، پس آپ (امام) نسائی سے ۵ سال بڑے ہیں اور ان سے اسناد کے اعتبار سے اعلی ہیں۔

ابو عبد اللہ بن مندہ کے والد فرماتے ہیں کہ: میں آپ کے پاس اس لئے سفر کرکے آیا ہوں کہ: معاصرین کا آپ کی ثقاہت اور اتقان پر اجماع ہے۔

حافظ عبد الغنی ازدی نے فرمایا کہ: ابو یعلی ثقات اثبات میں سے ایک تھے، آپ ابو حنیفہ کے مذہب پر تھے۔

میں (ذہبی) کہتا ہیں: ہاں، اس لئے کہ آپ نے فقہ ابو یوسف کے اصحاب سے لی ہے۔

(امام) ابن مندہ فرماتے ہیں کہ: آپ احمد بن علی بن مثنی بن عیسی بن ہلال بن دینار تمیمی ابو یعلی ثقات میں سے ایک ہیں، آپ کی ۳۰۷ھ میں وفات ہوئی ہے۔

(سير أعلام النبلاء للذهبي، ج:۱۴، ص:۱۷۴-۱۸۰، الترجمة: ۱۰۰، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى، ۱۴۰۳ھ-۱۹۸۳م)

امام ابو یعلی شیخ الاسلام فخر الحنفیۃ بالاجماع ثقہ متقن مرتبۃالاولی میں سے ہیں۔آپ اس لائق ہیں کہ آپ کو حاکم فی الحدیث کالقب دیا جائے ۔آپ امام نسائی سے پانچ سال بڑے اور اسناد میں ان سے اعلیٰ اور امام بخاری اور امام مسلم کے ہم عصر ہیں۔آپ امام یحییٰ بن معین کے شاگرد اور امام ابوزرعہ کے دوست اور امام ابن حبان کے استاذ ہیں۔ آپ مسند کبیر اور مسند صغیر کے مصنف ہیں۔ مسند کبیر ابھی تک طبع نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے کسی مخطوطہ کے متعلق اطلاع ہے، مگر صغیر مطبوع ہے۔ صغیر میں ۷۵۵۵ احادیث ہیں۔امام ابن حجر العسقلانی نے ((المطالب العالیۃ)) میں زوائدَ ابی یعلی کو مسند کبیر سے لیا ہے۔

خلاصہ کلام

اس حدیث کے تمام راوی ثقات، صحیح الحدیث اور بخاری و مسلم کے رجال میں سے ہیں مگر ابوصخر، وہ صرف مسلم کے رجال میں سے ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔اس کی صحت میں کوئی شک نہیں۔

فائدہ: (ان اعلامِ امت کا بیان جنہوں نے اس حدیث ابی یعلی کو بغیر رد کے ذکر کیا

۱۔ مورخ الاسلام ابوالقاسم ابن عساکر (۵۷۱ھ) اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ امام ابویعلی کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ:

وَرَوَیٰ عَنْ سَعِيْدٍ عليه السلام، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه نَفْسِهِ:

أَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُبْنُ الْفَضْلِ وَأَبُوْ الْمُظَفَّرِ عَبْدُالْمُنْعِمِ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ، قَالَا: أَنْبَأَنَا أَبُوْ سَعْدٍ مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَمْرِو بْنِ حَمْدَان، ح: وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ بَكْرِبْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَا أَنْبَأَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُبْنُ عِيسى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا ــ وَقَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ ــ لَا ــ يَقْبَلُهُ أَحَدٌ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيْبَنَّهُ ــ وَقَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ ــ لَأَجِبْتُهُ۔".

تاریخ دمشق، ج:۴۷، ص:۴۹۳، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۵ھ۔

۲۔ جمال الدین ابن منظور إفریقی (۷۱۱ھ)

مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۰/ ۱۴۵، دار الفکر للطباعۃ والتوزیع والنشر، دمشق—سوریا الطبعۃ: الأولی، ۱۴۰۲۔

۳۔امام حافظ نور الدین ہیثمی شافعی (۸۰۷ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُبْنُ عِيْسِي، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيْسَي ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَّحَكَمًا عَدْلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ، وَلَيُقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ [عَلَيْهِ] الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلي قَبْرِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيْبَنَّهُ".

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ بِغَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ.

(المقصد العلي في زوائد أبي يعلى الموصلي، كتاب ذكر الأنبياء صلواة الله عليهم، باب حياة الأنبياء في قبورهم، ج:3، ص:132، الحديث:1240، دار الكتب العلمية، بيروت—لبنان

تنبیہ: اس المقصد العلی میں وارد حدیث میں اس مقام پر تین جگہ پر اغلاط ہیں

۱۔اس عبارت میں (حکما عدلا اماما مقسطا) ہے۔

۲۔اس میں لفظ (علیہ) جو (وَلُيُعْرَضَنَّ) کے بعد میں اصل کتاب میں موجود ہے وہ ساقط ہے۔

۲۔ لفظ (احد) جو کہ لفظ (فَلَایَقْبَلُہُ) کے بعد ہے وہ اصل کتاب میں موجود نہیں۔

۳۔ لفظ (فلکیسِرَنَّ) اصل کتاب میں (فَلَیَکْسِرَنَّ) ہے۔ اصل کتاب کا لفظ درست ہے۔

ان میں سے اخری غلطی محقق کی طرف سے ہے اور باقی اغلاط ناسخ کی طرف سے ہے

فائدہ: اس کتاب کے محقق سید کسروی حسن اس حدیث کے متعلق حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: اسنادہ صحیح۔

مجمع الزوائد میں امام ہیثمی کی مکمل عبارت یہ ہے:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيَعْرِضَنَّ الْمَالَ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ».

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ، رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

بغية الرائد في تحقيق مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب فيه ذكر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم رقم الكتاب: ۳۵، باب ذكر الأنبياء، رقم الباب: ۱۵، ج: 8، ص: ۳۸۷، الحديث: ۱۳۸۱۳، دار الفكر، بيروت—لبنان، الطبعة الأولى، ۱۴۱۴ھ—۱۹۹۴م.

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب فيه ذكر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم رقم الكتاب: ۳۵، باب ذكر الأنبياء، رقم الباب: ۱۵، ، مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414ھ، 1994م

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب فيه ذكر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم رقم الكتاب: ۳۵، باب ذكر الأنبياء، رقم الباب: ۱۵، ج: 8، ص: ۲۷۶، الحديث: ۱۳۸۱۳، دار الكتب العلمية، بيروت—لبنان، الطبعة الأولى، ۱۴۲۲ھ—۲۰۰۱م.

تنبیہ: اس دار الکتب العلمیۃ بیروت—لبنان کے مطبوعہ میں ایک خطأ ہے وہ یہ کہ {لَأُجِيبَنَّهُ) کی جگہ پر محقق نے (لَأُجِبَنَّهُ) ”یا“ کو حذف کرکے لکھ دیا ہے اور بقیہ مطبوعات میں صحیح ہے۔

۴۔ امام حافظ شہاب الدین بوصیری شافعی (۸۴۰ھ)

قَالَ أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

«وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيَعْرِضَنَّ الْمَالَ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ».

إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب علامات النبوة، رقم الكتاب: ۹۳ باب: ذكر نبي الله عيسي ابن مريم عليه السلام، رقم الباب: ۶۷، ج: ۷، ص: ۱۴۴، الحديث: ۶۵۲۹، دار الوطن للنشر، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۰ھ

إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب علامات النبوة، باب: ذكر نبي الله عيسي ابن مريم عليه السلام، ج: ۹، ص: ۱۹۲، الحديث: ۷۷۰۰، مكتبة الرشد الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى، ۱۴۱۹ھ۔

تنبیہ:

اس مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض۔ جس کے محقق ابو عبد الرحمٰن عادل بن سعد اور ابو اسحاق سید بن محمود بن اسماعیل ہیں۔ میں (عیسی ابن مَرْیَمَ) کی جگہ پر (عیسی بن مَرْیَمَ) ”الف“ کے حذف کے ساتھ، اور (ولیعرضن علیہ المال) کی جگہ پر (ولیعرض المال) ”نون اور (علیہ)“ کے حذف کے ساتھ، اور (فلایقبلہ) کی جگہ پر (ولایقبلنہ احد) ”فاء“ کے مقام پر ”واؤ“ اور ”احد“ کے اضافہ کے ساتھ ہے، اور (لَأُجِيبَنَّهُ) کے جگہ پر (لأجیبہ) ”نون“ کے حذف کے ساتھ ہے۔ لہٰذا یہ دوسرا مطبوعہ۔ جو کثیر اغلاط کا جامع ہے۔ اس قابل نہیں کہ صرف اس پر اعتماد کیا جائے۔ میں نے صرف پہلے مطبوعہ پر اعتماد کیا ہے، اس میں حدیث صحیح لکھی ہے اور دوسرے حوالہ تنبیہ کے لئے دیا ہے۔

۵۔ سند الحفاظ ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ)

المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، كِتَابُ الْفُتُوحِ، بَابُ الأشراط وعَلَامَاتِ السَّاعَةِ رقم الباب: ۴۱، ج: 18، ص: 401، الحديث: 4505، دار العاصمة، دار الغيث—السعودية، الطبعة: الأولى، 1419ھ-

فائدہ (۱)

سند الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے ((المطالب العالیۃ)) میں ((حیاتہ فی قبرہ)) کے نام پر باب مقرر کیا اس میں اپنے دعوی کی حقانیت پر یہ ہی حدیث ((وَلَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لأجيبنه)) ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی اور اس طرح آپ نے بھی اس میں لفظ ((لأجيبنه)) کو باقی رکھا۔

كتاب: المناقب، باب: حياته في قبره، ج: ١٥، ص: ٥٨٥،

فائدہ (٢)

عبد القادر بن عبد الکریم ((المطالب العالیۃ)) کا محقق لکھتا ہے کہ:

یہ حدیث اس اسناد کے ساتھ حسن ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، مگر ابو صخر حمید بن زیاد اور احمد بن عیسی مصری، وہ دونوں مرتبۃ صدوق میں ہیں۔

پھر مستدرک کی حدیث کو امام حاکم اور امام ذہبی کے حکم صحت کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:

اس مستدرک کی حدیث میں محمد بن إسحاق ابو بکر مطلبی ہیں اور وہ مدلس مرتبہ رابعہ سے ہیں، اور ان کا ((عن)) والی روایت قبول نہیں کی جاتی۔ آپ نے اس حدیث کو لفظ ((عن)) کے ساتھ روایت کیا ہے لہٰذا یہ اسناد ضعیف ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ: اس حدیث کے یہ الفاظ: (و ليذهبن الشحناء، و ليقرضن المال)) امام مسلم وغیرہ کے طریق پر صحیح لغیرہ ہے۔ یہ فرمان ((ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَأُجِيبَنَّهُ)) ابو یعلی کی اسناد کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے۔ انتہی کلام محقق۔

یہ اس کا مذہب ہے ہمارے نزدیک یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور مدلس کی ہر "عن" والی حدیث مردود نہیں ہوتی بلکہ جس راوی سے مدلس کی روایت ثابت ہو جائے تو باقی روایات جو اس راوی سے مدلس روایت کرے گا تو وہ بھی اتصال پر محمول ہو گی جیسا کی اصول حدیث میں مقرر ہے۔

٦۔ پھر جلال الملۃ والدین سیوطی شافعی (٩١١ھ)

الحاوي للفتاوي، مبحث النبوات، الرسالة: إنباء الأذكياء بحياة الأنبياء، ج: ٢، ص: ١٤٨، دار الكتب العلمية، بيروت—لبنان، ١٤٠٣ھ—١٩٨٣م

الحاوي للفتاوي، مبحث النبوات، الرسالة: إنباء الأذكياء بحياة الأنبياء، ج: ٢، ص: ١٦٢-١٦٣، دار الكتب العلمية، بيروت—لبنان، ١٤٠٣ھ—١٩٨٣م

الخصائص الكبرى، كتاب: ذكر مَاوَقع عِنْدَ وَفَاته ﷺ من المعجزات والخصائص، باب: حياته ﷺ في قبره وصلاته فيه، وتوكيل ملك بقبره يبلغه السلام عليه ورده علي من سلم عليه، ج: ٣، ص: ٤٠٥، دار الكتب الحديثية، محققه: الدكتور محمد خليل هراس.

الخصائص الكبرى، ذكر مَاوَقع عِنْدَ وَفَاته صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من المعجزات والخصائص، ج: ٢، ص: ٤٩٠، دار الكتب العلمية—بيروت

٧۔ شیخ الإسلام ابن حجر مکی (٩٧٤ھ)

الفتاوى الحديثية، ج: ١، ص: ١٢٩، دار الفكر

٨۔ خاتمۃ المحققین عمدۃ المدققین سید محمود الوسی حنفی (١٢٧٠ھ)

روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، سورة الأحزاب، رقم السورة: ٣٣، تحت قول الله: ماكان محمد أبا أحد من رجالكم... رقم الآية: ٤٠، ج: ٢٢، ص: ٣٥، إدارة الطباعة المنيرية و إحياء التراث العربي، بيروت لبنان

روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، سورة الأحزاب، رقم السورة: ٣٣، تحت قول الله: ماكان محمد أبا أحد من رجالكم... رقم الآية: ٤٠، ج: ١١، ص: ٢١٤، دار الكتب العلمية—بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١٥ھ

٩۔ امام نور الدین الحلبی (١٠٤٤)

السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون ج: ٢، ص: ٢٤٧، {الشاملة}

ان سب نے ابو یعلی کی روایت کو لفظ ((لَأُجِيبَنَّهُ)) کے ساتھ ذکر کیا۔

ان إئمہ مسلمین وعلماء مستندین کا بیان جنہوں نے اس حدیث کو اپنی کتب میں درج کیا اور اس میں بیان کردہ چیز کو شرک قرار نہیں دیا بلکہ اس سے اپنے مؤقف پر استدلال کرکے اس حدیث کو قابلِ عمل قرار دیا۔

اس حدیث کے ایک مضبوط متابع کا بیان

امام حاکم (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صبية (۱)، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيُثَنِّيَهِمَا (۲)، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَ عَلَيْهِ» يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "أَيْ بَنِي أَخِي إِنْ رَأَيْتُمُوهُ، فَقُولُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

«هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ»، قال الذهبي في التلخيص: صَحِيحٌ۔ (۳)۔

(۱)۔ وھذا صحیح کذافی طبعة "دار التأصيل بالقاهرة" و فی الطبعه العلمیة و دار المعرفة، و: ام حبیبة و ھو تصحیف کما صرح محشی "دار التاصیل"۔

(۲)۔ كذافي دار التأصيل و فی دار معرفة و دار الكتب العلمية: "أو بنيتيهما"۔

(۳)۔ المستدرک على الصحيحين للحاكم مع تعليقات الذهبي، كتاب: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، باب: ذِكْرُ نَبِيِّ اللَّهِ وَرُوحِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا، ج: ۲، ص: ۶۵۱، الحديث: ۴۱۶۲، دار الكتب العلمية—بيروت، الطبعة: الطبعة الثانية، ۱۴۲۲ھ۔

المستدرک على الصحيحين للحاكم مع تعليقات الذهبي، كتاب: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، باب: ذِكْرُ نَبِيِّ اللَّهِ وَرُوحِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا، ج: ۲، ص: ۶۹۹، ر: ۴۲۲۱، ط: دار الحرمين الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ،

المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، باب هبوط عيسى عليه السلام وقتل الدجال وإشاعة الإسلام، ج: ۲، ص: ۵۹۵، ط دار المعرفة، بيروت۔ صورت من دائرة المعارف حيدر آباد الدكن۔

المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، باب: ذِكْرُ نَبِيِّ اللَّهِ وَرُوحِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا، ج ۵، ص: ۸۸، الحديث: ۴۲۱۳، ط: دار التأصيل، القاهرة، الطبعة الأولى، ۱۴۳۵ھ۔

فائدہ: امام شیخ الاسلام حافظ الحدیث سراج الدین ابن ملقن شافعی نے اس حدیث کو اپنی کتاب: مختصر استدراک الحافظ الذہبی علی مستدرک إبي عبد الله الحاكم" میں ذکر نہیں کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے۔ اگر اس حدیث مین کوئی خرابی ہوتی ہو ضرور ذکر کرتے جیساکہ ان کا طریقہ ہے۔

اس حدیث کے رواۃ کا بیان

عطاء مدنی مولی اِم صبیہ (مقبول)

امام بخاری نے آپ کی تاریخِ کبیر میں ذکر کیا اور کسی قسم کی جرح نہیں کی۔

التأريخ الكبير، ج: ٦، ص: ۴۶۲، ر: ۲۹۹۴، ط: دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد-الدكن

امام ابن ابی حاتم نے آپ کا اپنی کتاب "الجرح والتعدیل میں ذکر کیا مگر کوئی جرح وتعدیل کی اور نہ ہی آپ کو مجہول قرار دیا۔

الجرح والتعديل، ج: ٦، ص: ۳۳۹، ر: ۱۸۷۱، ط: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية-بحيدر آباد الدكن-الهند

ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا۔

الثقات، ج: ۵، ص: ۲۰۱، ر: ۴۵۳۰، ط: دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند

امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ: آپ مقبول ہیں۔

تقريب التهذيب، ج: ۱، ص: ۳۹۲، ر: ۴۶۱۱، دار الرشيد—سوريا، الطبعة: الأولى، ۱۴۰۶۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ: آپ جانے نہیں گے "مجہول"

ميزان الإعتدال، ج: ۳، ص: ۳۸، ر: ۵۶۶۵، ط: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت—لبنان، الطبعة: الأولى، ۱۳۸۲ھ۔

آپ نسائی کے رواۃ میں سے ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب السنن الکبری میں آپ کی حدیث کو داخل کیا اور اس پر کلام نہیں کیا اور اپنے کتاب "الضعفاء" میں آپ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ عملِ نسائی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے نزدیک عطاء مولی ام صبیہ قابل اعتماد ہیں واللہ اعلم۔

السنن اكبرى، ج: ۳، ص: ۲۹۱، ر: ۳۰۲۸، ط: مؤسسة الرسالة—بيروت، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ۔

کتب الضعفاء میں سے کسی کتاب میں آپ کو ذکر نہیں کیا گیا۔
امام ذہبی کے سواء کسی نے آپ کو مجہول نہیں قرار دیا اور آپ نے ان کو امام ابو حاتم کے حوالہ سے مجہول قرار دیا ہے اور یہ امام ذہبی کا وہم تھا۔
اور امام علاء الدین حافظ الحدیث مغلطای حنفی نے اس قول ذہبی کو رد کیا ہے اور فرمایا کہ ((الجرح والتعدیل)) میں یہ بات نہیں ہے، اور ہمارے پاس بھی جو آج ''الجرح والتعدیل لابن إبی حاتم'' کا مطبوعہ موجود ہے اس میں بھی ان کی جہالت کا قول موجود نہیں۔

سعید ابن ابی سعید مقبری (صحیح الحدیث)

ان کا ترجمہ گزر چکا۔

محمد بن إسحاق (صحیح الحدیث)

آپ ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں۔ تدلیس کے سواء آپ میں کو ضعف نہیں مگر تدلیس ہمارے اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعف نہیں اگرچہ امام ذھبی نے آپ کو احادیثِ احکام میں حسن الحدیث اور احادیثِ غیرِ احکام میں صحیح الحدیث مانا ہے۔ آپ پر جتنی بھی جرح کی گئی ہے وہ مردود ہے اور ائمہ جرح والتعدیل نے اس کو رد کیا۔ ان تجریحات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس سے آپ مجروح ہوں۔

امام اہل السنت نے آپ کو ((الشمامۃ الاولیٰ من عنبر الحدیث)) میں ثقہ اور صحیح الحدیث ثابت کیا ہے اس کی طرف رجوع کریں۔ احناف کا بھی یہی موقف ہے۔ امام اہلِ سنت احمد رضا فرماتے ہیں کہ:
''محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا ابن اسحٰق ثقہ ہیں ثقہ ہیں اس میں نہ ہمیں شبہہ ہے نہ محققین محدثین کو شبہہ ہے۔ محمد ابن اسحٰق کی توثیق حق صریح ہے، اور امام مالک سے ان کے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں اور بر تقدیر صحت روایت ان کے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا اور امام بخاری نے توجزء القراءۃ میں ان کی توثیق میں طویل کلام فرمایا اور ان کا تذکرہ اپنی کتاب ''ضعفاء'' میں بھی نہیں کیا اور ان کی جرح میں امام مالک کا جو کلام نقل کیا گیا ہے اس کی صحت سے انکار کیا ہے اور حضرت علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) سے ان کے بارے میں ہشام سے جو مروی ہے اس کا بھی انکار کیا ہے۔''
اسی طرح امام طحاوی حنفی نے بھی آپ کو صحیح الحدیث قرار دیا کمانقلہ الامام احمد رضا فی الفتاوی الرضویۃ۔
میں امام اہل سنت کے کلام سے واقفیت سے قبل ہی امام ابن إسحاق کو تحقیق کی بناپر ثقہ اور صحیح الحدیث مانتا تھا۔ وللہ الحمد۔

یعلی بن عبید (صحیح الحدیث من رجال البخاری و مسلم)

امام ذھبی فرماتے ہیں کہ:
یعلی بن عبید (ع) ابن ابی امیہ حافظ ثقہ امام ابو یوسف طنافسی کوفی، امام احمد بن حنبل فرامتے ہیں کہ: آپ صحیح الحدیث صالح فی نفسہ تھے۔ کوسج نے یحییٰ بن معین سے روایت کیا، آپ نے فرمایا کہ: آپ ثقہ ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یعلی بن عبید سفیان ثوری سے مرویات میں متقن نہیں تھا۔ ابن سعد نے فرمایا کہ: آپ کی وفات کوفہ میں ۵ شوال ۲۰۷ھ میں ہوئی۔
سیر اعلام النبلاء، ج:۹، ص:۴۷۶، ر:۱۷۶، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ: الثالثۃ، ۱۴۰۵ھ

آپ ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں۔ صرف یحییٰ بن معین نے آپ کو سفیان میں ضعیف اور غیر سفیان میں ثقہ قرار دیا ہے امام ذہبی نے اس قول کو رد کیا ہے۔ آپ کی ہر حدیث پر حکم صحت ہے اس لئے کہ آپ صحیح ستہ کے رجال میں سے ہیں اس لئے ابن معین کے قول کو امام ذھبی نے صیغہ تمریض یعنی ((قیل)) سے بیان کیا ہے اور اسی بناپر امام ذھبی نے ((من تکلم فیہ وہو موثوق او صالح الحدیث)) میں آپ کا ذکر کیا اور امام ترمذی نے آپ کی حدیث کو صحیح حسن قرار دیا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب (صحیح الحدیث)

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ :

امام علامہ حافظ اِدیب ابو احمد محمد بن عبد الوہاب بن حبیب بن مہران عبدی فراء نیشاپوری ۲۸۰ھ کے بعد آپ کی پیدائش ہوئی۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ : آپ فقہ حدیث عربی میں فتاوی دیا کرتے تھے، اوران علوم میں آپ مرجع تھے۔ میں کہتا ہوں: آپ کی ۷۰ سال سے زیادہ عمر میں ۲۷۲ھ میں وفات ہوئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ : آپ کی عمر ۷۵ سات ہوئی۔

سیر اعلام النبلاء، ج:۱۲، ص:۶۰۶، ر:۲۳۱، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الثالثة، ۱۴۰۵ھ

آپ ثقہ، صحیح الحدیث اور اِمام مسلم اور امام نسائی کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کو کسی نے ضعیف نہیں کہا۔

ابو طیب محمد بن احمد حیری (صحیح الحدیث) :

امام سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

ابو طیب منادیلی، آپ کا نام محمد بن احمد بن حسن حیری موذن ہے، آپ صالحین میں سے ہیں۔ پھر آپ کے مشائخ کے ذکر کے بعد فرمایا: آپ کی وفات رمضان ۳۴۱ھ میں ہوئی۔

الأنساب للسمعاني م، ج:۱۲، ص:۴۳۴، ر:۳۹۴۱، ط: مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، الطبعة: الأولى، ۱۳۸۴ھ،

رجال الحاكم في المستدرك، ج:۲، ص:۱۵۶، ر:۱۲۱۸، مكتبة صنعاء الأثرية الطبعة: الثانية، ۱۴۲۵ھ

امام حاکم امام ذہبی اور اِمام سیوطی نے آپ کی حدیث کو صحیح قرار دیا.

اقول :

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں۔ اس میں سواء محمد بن اِسحاق کے کوئی مدلس نہیں۔ ابن اِسحاق کی تدلیس اس مقام پر مضر نہیں اس لئے کہ آپ کی سعید بن اِبی سعید مقبری سے سماعت ثابت ہے جیسا کہ مسند احمد بن حنبل میں اس کی تصریح ہے

فقال في مسند أحمد: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ...

لہٰذا یہ حدیثِ حاکم صحیح الاسناد ہے جیسا کہ خود امام حاکم اور امام ذہبی نے مستدرک و سیوطی نے "در منثور" اور مناوی نے "فیض القدیر" وغیرہ نے فرمایا۔ یہ حدیث ہماری مذکور حدیثِ مسند ابی یعلی کی بہترین اور قوی متابع ہے۔

اس حدیث میں لفظ ((ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيبَنَّهُ")) کی جگہ پر ((وَ لَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَ لَأَرُدَّنَ عَلَيْهِ)) ہے۔ یہ دونوں جملے ایک دوسرے کی شرح کرتے ہیں۔ دونوں کو مآل یہ ہے کہ : حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام ضرور رسول اللہ ﷺ کے روضہ منورہ پر تشریف فرمائیں گے اور آپ کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر لفظ ((یا محمد ﷺ)) سے خطاب کرکے سلام پیش کریں گے پھر آپ ﷺ اس کا جواب بھی دیں گے۔

البانی کے اس حدیث پر تین اعترض اور ان کے جواب :

اعتراض (۱) : اس کی سند میں عطاء ام صبیہ ہے جو کہ مجہول ہیں۔

ج : اس کا ہم جواب دے چکے ہیں کہ : امام ذہبی کو اس میں وہم ہوا تھا جس کا امام مغلطای نے "اکمال تہذیب الکمال" نے اس کا ازالہ کیا ہے۔

اعتراض (۲) : محمد بن اسحاق مدلس ہے اور یہ روایت عنعنہ ہے اور مدلس کی روایت عنعنہ مردود ہوتی ہے لہٰذا یہ روایت مردود ہے۔

ج : اس کا بھی ہم جواب دے چکے ہیں کے امام ابن اسحاق کی سماعت سعید سے ثابت ہے۔ جب کسی مدلس کی کسی شیخ سے سماعت ثابت ہو جائے تو اس کی روایت "عنعنہ" بھی اتصال پر محمول ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے "النکت" میں بیان کیا۔

(۳)۔اس کی سند میں بھی اختلاف ہے۔

ج: اس کی سند میں محمد بن اسحاق پر اختلاف نہیں ہے، بلکہ یہ اختلاف ان سے روایت کرنے والے راوی" محمد بن سلمہ" پر ہے جیسا کہ امام ابوزرعہ نے "کتاب العلل" میں فرمایا ہے اور یہ اختلاف اس حدیث کی سند میں کو ضعف پیدا نہیں کرتا اسی لئے امام ابوزرعہ نے اس حدیث کو ضعیف نہیں قرار دیا بلکہ ایک کو صحیح اور دوسری کو اصح قرار دیا جیسا کہ آپ کے مندرجہ ذیل کلام کے اخر میں یہ تصریح موجود ہے اس لفظ کے ساتھ: " وَهٰذَا أَصَحُّ" تو اس کلام امام نے ہماری اس تحقیق کی تصدیق کر دی وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

کتاب العلل کی تمام عبارت یہ ہے۔

امام عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم (۳۲۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ حَدِيثٍ اخْتُلِفَ فِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ: فَيَرْوِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ:

لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً، وإِمَامًا مُقْسِطًا، ولَيَسْلُكَنَّ فَجَّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعتَمِرًا، ولَيُسَلِّمَنَّ عَلَيَّ فَلأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ۔

وَرَوَى يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ...؟

قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: قَدِ اختُلِفَ فِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، فَقَالَ فِيهِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ۔

قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الأَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحيَى الحَرَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ۔

وَهٰذَا أَصَحُّ۔

العلل لابن أبي حاتم، ج:٦، ص:٥٥٠، ر:٢٧٤٧، مطابع الحميضي، الطبعة: الأولى، ١٤٢٧ھ۔

امام ابوزرعہ کے کلام سے واضح ہوا کی اختلاف محمد بن سلمہ پر ہے، نہ کہ ابن اسحاق پر اور محمد بن سلمہ کا امام حاکم کی سند میں وجود ہی نہیں ہے۔

اسی لئے امام حاکم اور امام ذہبی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا پھر امام ابوزرعہ نے اس اختلاف کے بوجود اس حدیث کو ضعیف نہیں کیا بلکہ ایک کو اصح قرار دے کر دوسر کی تصحیح بھی کر دی سبحان اللہ۔

ان سب سوالات کا اجتماعی جواب یہ ہے کہ:

مسند ابی یعلی کی روایت میں ان علل ثلاثہ میں سے کوئی بھی علت موجود نہیں ہے۔اس سند میں عطاء، اور محمد بن اسحاق موجود نہیں اور تیسری علت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

سب سے تعجب کی بات یہ ہے کہ جناب البانی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا جب کہ اس کی ۵ اسناد موجود ہیں جن میں سے ایک ابویعلی کی جو صحیح ہے اور دوسری امام حاکم کی جس کو امام حاکم وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے اور تیسری اشراط الساعۃ کی جس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف مصنف کے حافظہ کے متعلق محدثین کو کلام ہے اور بقیہ رجال ثقات ہیں ایک حسن الحدیث ہے۔ چہارم ابن عساکر کی پنجم ابن نجار کی۔

ان علماء اسلام اور مخالفین کا تذکرہ جنہوں نے اس حدیث حاکم کو اپنی کتب میں ذکر کیا اور امام حاکم اور امام ذہبی کی تصحیح کو باقی رکھا

۱۔جلال الدین السیوطی (۹۱۱ھ)

الدر المنثور للسیوطی، ج:۲، ص:۷۴۳، ط: دار الفکر، بیروت۔

الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير، ج:۳، ص:۶۸، ر:۱۲۶۸، ط: دار الفکر - بیروت/لبنان ۱۴۲۳ھ۔

جامع الأحاديث، ج:۱۸، ص:۳۶۹، ر:۱۹۲۳۴، ط: طبع على نفقة: د حسن عباس زکی۔

۲۔علاء الدین علی متقی ہندی (۹۷۵ھ)

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، ج:۱۴، ص:۳۳۵، ر:۳۸۸۵۱، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الخامسة، ۱۴۰۱۔

۳۔ إمام مناوی (۱۰۳۱ھ)

التيسير بشرح الجامع الصغير، ج:۲، ص:۳۳۵، ط:مكتبة الإمام الشافعي—الرياض ۱۴۰۸ھ،

فيض القدير شرح الجامع الصغير، ج:۵، ص:۳۹۹، ر:۷۷۴۲، ط:المكتبة التجارية الكبرى—مصر ۱۳۵۶ھ،

۴۔ شمس الدین، سفارینی حنبلی (۱۱۸۸ھ)

لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية في عقد الفرقة المرضية، ج:۲، ص:۱۱۳، ط:مؤسسة الخافقين ومكتبتها—دمشق الطبعة:الثانية-۱۴۰۲ھ،

۵۔ شیخ محمد اشرف عظیم آبادی (۱۳۲۹ھ)

عون المعبود شرح سنن أبي داود، ومعه حاشية ابن القيم، ج:۱۱، ص:۳۱۳، دار الكتب العلمية—بيروت، الطبعة الثانية، ۱۴۱۵ھ

۶۔ شیخ انور شاہ کشمیری (۱۳۵۳)

التصريح بما تواتر في نزول المسيح ج:۱، ص:۱۰۱، ط:مكتبة المطبوعات الإسلامية بحلب-ودار القرآن الكريم بيروت، الطبعة:الطبعة الثالثة-۱۴۰۱ھ

۷۔ حمود تویجری (۱۴۱۳ھ)

إتحاف الجماعة بما جاء في الفتن والملاحم وأشراط الساعة، ج:۳، ص:۱۲۵، ط:دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض-المملكة العربية السعودية

اس حدیث کے توابع کا بیان

التابع الاول:

اس روایت کی سند صحیح یا حسن ہے

امام ابو مروان عبد الملک بن حبیب البیری قُرطبی (۲۳۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

وَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَاجِشُوْنِ وَغَيْرُهُ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيَمُرَّنَّ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا بِالْمَدِينَةِ وَ لَيَقِفَنَّ عَلٰى قَبْرِي وَ لَيَقُوْلَنَّ يَا مُحَمَّدُ، فَأُجِيْبُهُ وَ لَيُسَلِّمَنَّ عَلَيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

وَ حَدَّثَنِيْهِ أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

أشراط الساعة وذهاب الأخيار وبقاء الأشرار، ص:۱۲۲، ۱۲۱، رقم الحديث:۳۹، أضواء السلف، الطبعة:الأولى، ۲۰۰۵م۔

التابع الثانی:

اس روایت کی سند بھی صحیح ہے۔

امام بوصیری نے اپنی کتاب میں ایک باب ((بَابٌ فِي فَضْلِهِ ﷺ حَيًّا وَمَيِّتًا)) کے نام کا قائم کیا پھر اس میں امام حاکم کی حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: هَذَا إِسْنَادٌ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. آپ کی کامل عبارت یہ ہے:

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ: ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ- رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- أَنَّ رسول اللهِ- صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: "إِنَّ عِيسَى- عَلَيهِ السَّلَامُ- مارٌّ بِالْمَدِينَةِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَلَئِنْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَأَرُدَنَّ عَلَيْهِ" هَذَا إِسْنَادٌ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة دار النشر: دار الوطن للنشر، الرياض الطبعة: الأولى، ۱۴۲۰ھ

التابع الثالث: اس کی سند ضعیف ہے

امام حافظ ابو القاسم ابن عساکر (۵۷۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ طَاوُسٍ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الذَّكْوَانِيُّ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ الْفَرَجِ عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدُ بْنِ إِسْحَاقَ الْبُرْجِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ، عَنْ شَيْبَةِ الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰي يَنْزِلُ عِيْسَي بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَ حَكَمًا عَدْلًا وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يُذْهِبُ الشَّحْنَاءَ وَ يُصْلِحُ السُّنَنَ وَ يُفِيْضُ الْمَالَ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ، فَإِنْ قَامَ عِنْدَ قَبْرِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ، لَأُجِيْبَهُ)).

تاریخ دمشق، حرف العین، ذکر: عیسی بن مریم علیہ السلام ج:۴۷، ص:۴۹۶، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت – لبنان، الطبعۃ الأولی، عام النشر: ۱۴۱۷ھ – ۱۹۹۷م

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ:

وَ أَخْرَجَ ابن عساکر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.....وَ لَيَقِفَنَّ عَلَى قَبْرِي فَلَيُسَلِّمَنَّ عَلَيَّ، وَ لَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ».

الحاوی للفتاوی، مبحث النبوات، کتاب الإعلام بحکم عیسی علیہ السلام، ج:۲، ص:۱۹۷، دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت-لبنان، ۱۴۲۰ھ

التابع الرابع:

محب الدین ابن نجار (۶۴۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ بوش، عَنْ أَبِيْ عَلِيِّ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ الْخلدي، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

((إِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ مَارٌّ بِالْمَدِيْنَةِ حَاجًا، أَوْ مُعْتَمِرًا، وَ لَئِنْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَأَرُدَّنَ عَلَيْهِ)).

الکتاب: الدرۃ الثمینۃ فی أخبار المدینۃ، ص:۱۵۷، شرکۃ دار الأرقم بن أبي الأرقم۔

کتبہ: ماجد حسین القادری الرضوی
مدرس الجامعۃ الجلالیۃ (میراں صاحب) گجرات
03026629666
3/9/2015